بیوقوف چاچا
بچوں کیلئے
تحریر
نورین خان

# بے وقوف چاچا

تحریر

نورین خان

# بے وقوف چاچا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جنگل کے وسط میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں اسلم نام کا ایک نوجوان رہتا تھا۔اسلم اپنی شرارتی فطرت اور دوسروں کا مذاق اڑانے کے شوق کے لیے جانا جاتا تھا۔لیکن گاؤں میں ایک شخص تھا جو عقلمند اور باشعور ہونے کی وجہ سے شہرت رکھتا تھا - جو اس کے چچا تھے مسٹر اکرام نیاز۔

مزاج میں دونوں کے شدید اختلافات کے باوجود اسلم نے اپنے چچا کی حکمت کی تعریف کی اور ہمیشہ اپنے چچا کی طرف عزت سے دیکھا۔ایک دن اسلم کو خیال آیا کہ وہ اپنے چچا کیساتھ مذاق کریگا تاکہ اپنی عقل کو جانچے۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا مسٹر اکرام نیاز اس کی شرارتی سازش کو سمجھ سکتے ہیں۔

یا نہیں اس لئے اسلم نے اپنے چچا سے مدد کے لیے رابطہ کیا اور شرارت کے طور پر پھٹے ہوئے کپڑوں اور جعلی داڑھی کے ساتھ اپنے آپ کو بھکاری بنا دیا اور ایک بھکاری

کا روپ دھارنے کا فیصلہ کیا۔وہ جانتا تھا کہ اس کا چچا رحمدل ہونے کے ساتھ شاہ خرچ بھی جانا جاتا تھا اور عام طور پر ضرورت مندوں کی مدد کرتا تھا۔

اپنے چچا کی بے وقوفی کو ثابت کرنے کے لیے پرعزم اسلم نے مسٹر اکرام نیاز سے اس وقت رابطہ کیا جب وہ پارک کے بینچ پر بیٹھا پرندوں کو کھانا کھلا رہا تھا۔"مہربانی کر کے جناب ایک بھوکے بھکاری کے لیے کچھ کھانے کوچھوڑ دیں کچھ مدد کریں اسلم نے ایک قابل رحم انسان کا روپ دھار کر التجا کی۔

مسٹر اکرام نیاز اپنی سمجھدار نظروں سے فوراً پہچان سکتے تھے کہ بھکاری جانی پہچانی شخصیت ہے۔لیکن اس نے اپنے شرارتی بھتیجے کو نہ پہچاننے کا بہانہ کرتے ہوئے مذاق کے ساتھ کھیل کھیلنے کا فیصلہ کیا۔اس نے اسے

ایک گرم مسکراہٹ پیش کی اور پھر اسے ایک مٹھی بھر کے سکے پیش کیے۔

جیسے ہی اسلم کو سکے ملے تو اپنے عقلمند چچا کو دھوکہ دینے کے جرم میں دل میں ایک انجانا درد محسوس کیا۔لیکن اس نے اس بات پر یقین رکھتے ہوئے اس خیال کو ایک طرف ہٹا دیا کہ مسٹر اکرام نیاز اس کے مذاق کا شکار ہو جائیں گے۔

دن گزرتے گئے اور اسلم اپنے چچا کا مذاق اڑاتا رہا اسلم روز اپنے چچا کے پاس جاتا او اپنے چچا کی سادگی پر ہنستا اور دن بدن آسان چالوں سے لے کر مزید پیچیدہ پہیلیوں اور بہانوں سے اسلم مسٹر اکرام نیاز کا مذاق اڑا رہا تھا اور اپنے چچا کو پیچھے چھوڑنے کے لیے پرعزم تھا۔

اسلم کی تمام تر کوششوں کے باوجود مسٹر اکرام نیاز کا حوصلہ اور اخلاق برقرار رہا۔اس نے اس کو مذاق کے طور پر دیکھا کہ وہ ہمیشہ اپنے مزاج کو برقرار رکھتا ہے اور کبھی غصے میں نہیں آئے گا اور اسلم کے ساتھ مہربانی اور سمجھداری سے پیش آنا ہے۔

آخرکار ایک دن اسلم تھک گیا اور اپنا راز مزید راز نہیں رکھ سکا۔جرم سے مغلوب ہو کر اور اپنے ضمیر کی اواز پر وہ اپنے چچا کے پاس گیا اور اپنے احمقانہ مذاق کا اعتراف کیا۔اور کہا "انکل میں آپ کو دھوکہ دینے اور چالیں چلانے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔میں آپ کو بیوقوف ثابت کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے احساس ہوا کہ یہ میں ہی ہوں جو

"بے وقوفی سے کام کر رہا تھا۔اور خود میں بےوقوف بن رہا تھا

مسٹر اکرام نیاز کی پیار اور سمجھ سے بھری آنکھیں مسکرا دیں۔ اور کہا "میرے پیارے بھتیجے ہمارے ارد گرد کی دنیا کو جانچنا اور دریافت کرنا بڑا ہونے کا ایک فطری حصہ ہے۔میں آپ کے مذاق کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا لیکن میں نے اپکو اس امید پر چلنے دیا کہ آپ ایک قیمتی سبق "سیکھیں گے۔

"اسلم اپنے چچا کے جواب سے حیران رہ گیا۔"کون سا سبق انکل؟

مسٹر اکرام نیاز نے اسلم کے کندھے پر نرم ہاتھ رکھا اور کہا "میرے پیارے بھتیجے ہمدردی اور دوسروں کو سمجھنے کا سبق۔دوسروں کے بارے

میں فیصلہ کرنا اور یہ فرض کرنا آسان ہے کہ ہم سمجھدار ہیں لیکن حقیقی دانشمندی دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں مضمر ہے چاہے ان کے اعمال کچھ بھی ہوں۔"

اس دن کے بعد اسلم نے ہمدردی کی اہمیت اور حکمت کے حقیقی معنی کے بارے میں ایک قیمتی سبق سیکھا۔وہ اور اس کے چچا کہانیوں اور حکمت کو بانٹتے ہوئے اور بھی قریب ہو گئے اور اسلم نے اپنی شرارتی فطرت کو مذاق کے بجائے اچھے کام کے لیے استعمال کرنے کا عہد کیا۔

اور یوں بے وقوف چچا کی کہانی محبت اور ہمدردی کی طاقت کی کہانی میں بدل گئی۔